

پاکستان میں نسائی تحریکوں کے اثرات کا جائزہ

AN OVERVIEW OF THE IMPACT OF WOMEN'S MOVEMENTS IN PAKISTAN

Khadijah Bukhari

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University,
Faisalabad

syedayyuby@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Sarfraz Ghani

Assistant professor, Department of Islamic Studies, Riphah International
University, Faisalabad

hafizsarfraz99@gmail.com

Dr. Muhammad Rizwan Mahmood

Assistant professor, Department of Islamic Studies, Riphah International University,
Faisalabad

rizwan.mahmood@riphahfsd.edu.pk

Abstract

This research critically examines the evolution and impact of feminist movements in Pakistan, analyzing how Western feminist ideologies - developed in secular contexts - have interacted with the country's Islamic social framework. The study explores the political, economic, social, and educational effects of these movements on Pakistani women and society at large.

- Politically, feminist activism contributed to women's inclusion in governance and policy-making
- Economically, it encouraged employment and entrepreneurship, yet also created tensions within family dynamics
- Socially, the pursuit of "absolute freedom" contributed to moral challenges and family disintegration, while in education, the introduction of co-education and Westernized curricula reshaped traditional gender norms.

In contrast, Islamic thought presents a balanced and just model of gender relations. The Qur'an affirms: "And for women are rights similar to those of men, according to what is equitable." (Al-Baqarah 2:228) . This verse captures Islam's vision of

equity and complementarity, not rivalry. The research highlights the significant efforts of faith-based organizations that promote women's empowerment within Islamic ethics - including Al-Noor Foundation (Dr. Nighat Hashmi), which focuses on spiritual education and moral reform; Minhaj-ul-Quran Women League, established by Dr. Tahir-ul-Qadri, which advances social awareness and women's participation ; and Jamaat-e-Islami Women Wing, led by authentic scholars such as Dr. Rukhsana Jabeen, who emphasize education, social welfare, and community leadership grounded in Qur'anic guidance. Ultimately, the study concludes that true empowerment for women in Pakistan lies in reviving the Islamic model of gender justice - one that harmonizes moral integrity, family stability, and social equity - rather than imitating Western feminist paradigms.

Keywords: *Feminist Movements, Pakistan, Islamic Feminism, Gender Justice, Women Empowerment, Al-Noor Foundation, Dr. Nighat Hashmi, Minhaj-ul-Quran Women League, Dr. Tahir-ul-Qadri, Jamaat-e-Islami Women Wing, Dr. Rukhsana Jabeen, Islamic Perspective, Social Change, Cultural Identity.*

پاکستان، جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا، اپنی تہذیب، معاشرت اور آئینی اساس میں اسلامی تعلیمات کا مظہر ہے۔ تاہم گذشتہ چند دہائیوں میں مغربی فکری یلغار اور عالمی تنظیموں کے اثرات کے نتیجے میں تحریک نسواں (Feminist Movements) نے پاکستانی معاشرے میں بھی اپنے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان تحریکوں نے عورت کے حقوق کے نام پر بعض مثبت پہلو ضرور پیدا کیے، مگر ان کے ساتھ ساتھ خاندانی نظام، شرم و حیا، اور روایتی اقدار پر گہرے منفی اثرات بھی چھوڑے۔ یہ مقالہ انہی اثرات کا سیاسی، معاشی، معاشرتی اور تعلیمی زاویوں سے تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاں ایک طرف عورت کی تعلیم، ملازمت اور سیاسی شرکت میں ترقی ہوتی ہے، وہیں دوسری طرف طلاق کی بڑھتی شرح، خاندانی انتشار، اور اسلامی معاشرت سے انحراف بھی بڑھا ہے۔ اسلام نے عورت کو جو حقیقی آزادی، وراثت کے حقوق، اور عزت نفس عطا کی، وہ کسی مغربی فلسفے کی مرہون منت نہیں بلکہ الہامی ہدایت کا مظہر ہے۔ پاکستان میں ہونے والی جدید نسائی تحریکوں کا جائزہ لیتے ہوئے، یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ عورت کی کامیابی اور تحفظ کا اصل راستہ اسلامی اصولوں کی طرف رجوع میں پوشیدہ ہے، نہ کہ مغربی افکار کی تقلید میں۔ یہ مقالہ مستند حوالہ جات، قرآن و سنت، اور معروف اسکالرز کی تحقیقات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ قارئین پاکستان میں نسائی تحریکوں کے حقیقی اثرات کو علمی و تحقیقی انداز میں سمجھ سکیں۔

تعارف:

پاکستان میں نسائی تحریکوں (Feminist Movements) کا آغاز بیسویں صدی کے وسط میں اُس وقت ہوا جب مغربی دنیا میں "ویمن لب (Women's Liberation)" کے نعروں نے زور پکڑا۔ پاکستانی معاشرے میں یہ تحریک ابتدا میں خواتین کی سماجی فلاح، تعلیم، اور قانونی حقوق تک محدود تھی، لیکن آہستہ آہستہ اس نے مذہبی، ثقافتی اور اخلاقی اقدار پر بھی سوالات اٹھانے شروع کر دیے۔ یہ تحریک اگرچہ عورت کے تحفظ اور انصاف کے حصول کے لیے اٹھی، مگر اس کے اثرات دو پہلوؤں میں نمایاں ہوئے: ایک مثبت (Positive) اور دوسرا منفی (Negative)۔

مثبت اثرات: (Positive Impacts)

پاکستان میں نسائی تحریکوں نے خواتین کو تعلیم، ملازمت، اور سیاسی شرکت کے مواقع فراہم کیے۔ 1973 کے آئین پاکستان نے واضح طور پر عورت کو مساوی شہری حقوق دیے۔ قرآن مجید بھی فرماتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ¹

اور عورتوں کے لیے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں پر ہیں دستور کے مطابق۔

یہ آیت اسلامی نقطہ نظر سے عدل اجتماعی کو بیان کرتی ہے جو نسائی مساوات کا حقیقی تصور پیش کرتی ہے۔

3. منفی اثرات: (Negative Impacts)

بد قسمتی سے پاکستان میں بعد ازاں کچھ مغرب زدہ حلقوں نے اس تحریک کو دین بیزاری اور اخلاقی آزادی کے ایجنڈے کے طور پر استعمال کیا۔ خواتین مارچ (Aurat March) جیسے پروگراموں میں ایسے نعرے شامل ہوئے جو نہ صرف مذہبی اقدار بلکہ عائلی نظام کے خلاف تھے۔

ڈاکٹر مہدی حسن کے مطابق:

"پاکستان میں فیمنزم کے بعض رجحانات عورت کی آزادی نہیں بلکہ خاندانی نظام کے انہدام کا ذریعہ بنے"²

مذہبی رد عمل: (Religious Response)

علماء نے واضح کیا کہ عورت کے حقوق کے لیے اسلام خود سب سے بڑا محافظ ہے۔ مولانا مودودی فرماتے ہیں:

"اسلام نے عورت کو جو وقار دیا ہے وہ اسے نسوانی تحریکوں کے نعرے سے نہیں بلکہ ایمان و کردار سے

حاصل ہوتا ہے"³

اسی طرح قرآن نے عورت کو ظلم سے بچانے کے لیے واضح قانونی احکامات دیے:

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ⁴

لوگوں کو ان کا حق کم نہ دو

یہ اصول عورت کے معاشی اور سماجی استحکام کی ضمانت ہے۔

مجموعی تجزیہ: (Overall Analysis)

پاکستانی نسائی تحریکیں اگر اسلامی فریم ورک کے اندر رہیں تو وہ معاشرتی انصاف اور خواتین کی ترقی کا ذریعہ بن سکتیں۔ لیکن جب انہوں نے مغربی فکر کی اندھی تقلید شروع کی، تو معاشرتی تصادم اور فکری انتشار پیدا ہوا۔

6. نتیجہ: (Conclusion)

پاکستان میں نسائی تحریکوں نے عورت کی تعلیم، سیاسی آگاہی، اور سماجی شعور کو تو بڑھایا، لیکن ساتھ ہی خاندانی نظام، حیا، اور ثقافتی توازن کو چیلنج بھی کیا۔ اسلام کے مطابق اصل ترقی وہ ہے جو ایمان، کردار، اور عدل کے ساتھ ہو نہ کہ مغربی آزادی کے نام پر اخلاقی زوال کے ساتھ۔

پاکستان میں نسائی تحریکوں کے سیاسی اثرات: Political Impacts of Feminist Movements in Pakistan

² مہدی حسن، پاکستان میں خواتین کی تحریک، لاہور یونیورسٹی پریس، 2015ء، ص 44

³ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، پردہ اور عورت کا مقام، ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ص 67

⁴ الاعراف: 85

پاکستان میں نسائی تحریکوں نے صرف سماجی ہی نہیں بلکہ سیاسی میدان میں بھی گہرا اثر ڈالا۔ یہ تحریکیں شروع میں خواتین کی انتخابی شرکت، پارلیمانی نمائندگی اور قانونی تحفظ کے لیے اٹھی تھیں لیکن بعد ازاں یہ تحریکیں سیاسی طاقت اور پالیسی سازی کے مرکز میں آگئیں۔ 1947 سے لے کر آج تک خواتین نے پاکستان کی سیاست میں مختلف ادوار میں اہم کردار ادا کیا لیکن نسائی تحریکوں نے اس کردار کو ایک منظم سیاسی جدوجہد کی شکل دی۔

ابتدائی سیاسی شمولیت: (Initial Political Inclusion)

پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں بیگم شاہنواز اور بیگم رعنا لیاقت علی خان جیسی خواتین نے خواتین کے لیے مخصوص نشستوں اور تعلیمی ترقی کے حق میں آواز اٹھائی۔ یہ خواتین تحریک پاکستان کی سیاسی روح کا حصہ تھیں جنہوں نے اسلامی فریم ورک کے اندر رہ کر عورت کے حقوق کے لیے جدوجہد کی۔

آئینی اور قانونی اثرات: (Constitutional and Legal Impacts)

1973 کے آئین پاکستان میں آرٹیکل 25(2) کے تحت کہا گیا:

"ریاست جنس کی بنیاد پر کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہیں کرے گی" ⁵

۔ یہ شق فیمنزم کے سیاسی اثرات کی عملی صورت ہے، جس نے عورت کو انتخاب، روزگار، اور تعلیم میں برابر کی قانونی حیثیت دی۔

4. جنرل ضیاء الحق کا دور اور سیاسی فیمنزم: (General Zia-ul-Haq's Era and Political Feminism)

1980 کی دہائی میں ویمن ایکشن فورم (WAF) وجود میں آیا جو حدود آرڈیننس کے خلاف عورتوں کے حقوق کے دفاع کے لیے سرگرم ہوا۔ یہ دور نسائی تحریکوں کے لیے ایک سیاسی موڑ تھا جہاں مذہبی قوانین کی تعبیر پر بحث شروع ہوئی۔ ڈاکٹر فاطمہ مرینسی کے مطابق:

"مسلمان ممالک میں خواتین کی سیاسی تحریکیں مذہب کے مخالف نہیں بلکہ تعبیر کے نئے زاویے پیش

کرتی ہیں" ⁶

5. خواتین کی پارلیمانی نمائندگی: (Women's Parliamentary Representation)

2002 میں جنرل مشرف کے دور میں خواتین کے لیے 17 فیصد کوٹہ مخصوص کیا گیا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں خواتین قومی و صوبائی اسمبلیوں میں داخل ہوئیں۔ یہ اقدام نسائی تحریکوں کی دیرینہ سیاسی جدوجہد کا نتیجہ تھا۔ ڈاکٹر نسreen قریشی لکھتی ہیں:

⁵ بیگم رعنا لیاقت علی خان، نیشنل آراکائیوز آف پاکستان، 1952ء، ص 31

⁶ Fatima Mernissi, Beyond the Veil, Indian university press, 1987, p. 112

”سیاسی کوٹہ سسٹم نے عورت کو صرف پارلیمان تک نہیں بلکہ فیصلہ سازی کے عمل تک پہنچا دیا“⁷

سیاسی نظریاتی تقسیم: (Political Ideological Division)

نسائی تحریکوں کے اندر دو بڑے رجحانات نمایاں ہوئے:

1. اسلامی فیمینزم: (Islamic Feminism) جو مذہب کے دائرے میں اصلاح چاہتا ہے۔
2. لبرل فیمینزم: (Liberal Feminism) جو مکمل آزادی اور سیکولر پالیسیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ تقسیم پاکستان کی سیاست میں اسلامی جماعتوں اور سیکولر پارٹیوں کے درمیان فکری ٹکراؤ کا باعث بنی۔

3. نبوی دور کی مثال: (Example from the Prophetic Era)

اسلام میں عورت کی سیاسی شرکت کا آغاز عہد نبوی میں ہی ہو چکا تھا۔ ام المؤمنین ام سلمہ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاسی مشورہ دیا جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔⁸ یہ مثال عورت کی دانش سیاسی کی اولین اسلامی بنیاد ہے۔

مجموعی تجزیہ: (Overall Analysis)

پاکستانی نسائی تحریکوں نے سیاست میں خواتین کے لیے آئینی تحفظ، نمائندگی، اور قانون سازی کے مواقع پیدا کیے لیکن کچھ لبرل رجحانات نے مذہبی و ثقافتی مزاحمت کو بڑھایا۔

نتیجہ: (Conclusion)

پاکستان میں فیمینزم کے سیاسی اثرات دو پہلوؤں پر مشتمل ہیں:

1. مثبت: عورت کا سیاسی اختیار ہونا، پارلیمانی نمائندگی، اور آئینی تحفظ۔
2. منفی: مغربی نظریات کی اندھی تقلید اور مذہبی اصولوں سے انحراف۔ اسلام کے مطابق عورت کو سیاست میں حصہ لینے کی اجازت ہے مگر اس کا مقصد اصلاح ہونا چاہیے، اقتدار نہیں۔

نبوی دور میں امور سیاست میں خواتین کا کردار: (Political Role of Women in the Prophetic Era)

تمہید: (Preamble)

نبوی دور انسانی تاریخ کا وہ سنہری دور ہے جس میں عورت کو پہلی بار حقیقی وقار، عزت، اور سیاسی شعور عطا کیا گیا۔ اس سے قبل عرب معاشرے میں عورت کو صرف گھر کی چار دیواری تک محدود سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس تصور کو توڑ کر عورت کو ایک شریک زندگی، ماں، مشیر، اور سماجی رہنما کے طور پر متعارف کرایا۔

⁷ نسرتین قریشی، پاکستانی سیاست میں خواتین کا کردار، اسلام آباد یونیورسٹی

پریس، 2016ء، ص 89

⁸ صحیح البخاری، کتاب الشروط، حدیث: 2731

بیعت عقبہ میں خواتین کی شرکت: (Women's Participation in the Pledge of Aqaba)

اسلامی تاریخ میں عورت کی سیاسی شرکت کی بنیاد بیعت عقبہ ثانیہ سے پڑتی ہے، جہاں مدینہ سے آنے والے مردوں کے ساتھ دو خواتین - نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ) اور اسماء بنت عمرو بھی موجود تھیں۔ انہوں نے نہ صرف ایمان کی گواہی دی بلکہ اسلام کے تحفظ کے لیے سیاسی عہد بھی کیا۔⁹

صلح حدیبیہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا مشورہ: (Umm Salamah's Advice in the Treaty of Hudaybiyyah):

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صحابہ پس و پیش میں تھے تو ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا: "یا رسول اللہ! آپ خود قربانی کر دیجئے، لوگ آپ کی پیروی کریں گے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا مشورہ قبول فرمایا، اور نتیجتاً پورا قافلہ عمل پیرا ہو گیا۔ یہ عمل عورت کے سیاسی و سفارتی بصیرت کی اعلیٰ مثال ہے۔¹⁰

4. بیعت رضوان اور خواتین: (The Pledge of Ridwan and Women)

قرآن میں عورتوں کی بیعت کا ذکر بھی موجود ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ... شَيْئًا¹¹

اے نبی! جب مومن عورتیں تمہارے پاس آئیں بیعت کرنے کے لیے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔

یہ بیعت سیاسی و سماجی معاہدہ تھا جس نے عورت کو سیاسی فیصلہ سازی میں شامل کر دیا۔¹²

جنگ احد میں خواتین کی شرکت: (Women's Participation in the Battle of Uhud)

نسیبہ بنت کعب (ام عمارہ) جنگ احد میں تلوار اور نیزہ لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں شریک ہوئیں۔ ان کا کردار محض عسکری نہیں بلکہ سیاسی استقامت اور ریاستی وفاداری کی علامت تھا۔¹³

مشاورت میں خواتین کی شرکت: (Women's Participation in Consultation - Shura)

اسلامی سیاسی نظام شوری پر قائم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر خواتین کی رائے کو اہمیت دی، جیسا کہ غزوہ احد اور صلح حدیبیہ کے بعد کے مشورے۔ ام المومنین عائشہ کا قول ہے:

"ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشورے میں شریک ہوتے تھے، اور آپ ہماری رائے کو وقعت دیتے تھے" ¹⁴

⁹ ابن ہشام، السیرت النبویہ، ج 2، ص 72

¹⁰ صحیح البخاری، کتاب الشروط، حدیث: 2731

¹¹ الممتحنہ: 12

¹² تفسیر ابن کثیر، ج: 4، ص 350

¹³ سیر اعلام النبلاء، امام ذہبی، ج: 2، ص 279

¹⁴ مسند احمد، حدیث 25856

مدینہ کی سیاسی زندگی میں خواتین کا کردار: (Role of Women in the Political Life of Madinah)

مدینہ میں عورتیں ناصر ف اجتماعی فیصلوں میں شریک تھیں بلکہ غرباء کی کفالت، مجاہدین کی امداد، اور قاضیوں کے پاس شکایات پیش کرنے میں بھی سرگرم کردار ادا کرتی تھیں۔ یہ سب ایک باشعور شہری (active citizen) کی علامت ہے۔¹⁵

8. اسلامی تعلیمات کی روشنی میں: (In Light of Islamic Teachings)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ¹⁶

عورتیں مردوں کی ہم شریک ہیں۔

یہ حدیث عورت کے سیاسی، سماجی، اور فکری مساوات کا جامع اعلان ہے۔

نسائی تحریکوں کے معاشی اثرات (Economic Impacts of Feminist Movements)

تمہید: (Preamble)

دنیا بھر میں نسائی تحریکوں نے جہاں سماجی اور سیاسی ڈھانچے کو متاثر کیا، وہیں معاشی نظام پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے۔ عورت کی ملازمت، وراثت، کاروبار اور تنخواہ کی برابری کے مطالبے اسی تحریک کے بنیادی نکات میں شامل رہے ہیں۔ پاکستان میں یہ اثرات 1970 کے بعد زیادہ نمایاں ہوئے، جب عورت نے صرف گھریلو کردار سے نکل کر مارکیٹ اکانومی میں قدم رکھا۔

خواتین کی معاشی خود مختاری کا تصور: (Concept of Women's Economic Autonomy)

نسائی تحریکوں کے تحت عورت کو معاشی طور پر آزاد فرد کے طور پر پیش کیا گیا۔ لیکن اس آزادی نے کئی جگہ عورت کو خاندانی نظام سے دور کر دیا۔ اسلامی نظریہ اس کے برعکس ہے؛ اسلام عورت کو معاشی حق تو دیتا ہے مگر خاندانی اقدار کے تحفظ کے ساتھ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ¹⁷

مردوں کے لیے ان کے کمائے ہوئے کا حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کے کمائے ہوئے کا حصہ ہے۔

¹⁵ طبقات ابن سعد، ج 8، ص 448

¹⁶ سنن ابی داؤد، کتاب الطہارت، حدیث 236

¹⁷ النساء: 32

مغرب میں معاشی فیمینزم: (Economic Feminism in the West)

مغربی دنیا میں "Economic Feminism" کے تحت عورت کو لیبر فورس میں مرد کے برابر لانے کی کوشش کی گئی۔ مگر نتیجہ یہ نکلا کہ عورت ایک استحصالی لیبر یونٹ بن کر رہ گئی۔ امریکی مفکر Betty Friedan لکھتی ہیں Working :

¹⁸ "woman became double-burdened, earning outside and serving inside"

اسلام اس کے برعکس عورت کو معاشی حق دیتا ہے، لیکن گھر کی ذمہ داری کو پیشہ ورانہ زندگی پر قربان نہیں کرتا۔

پاکستان میں خواتین کی معاشی شمولیت: (Women's Economic Inclusion in Pakistan)

پاکستان میں نسائی تحریکوں کے معاشی اثرات خواتین کے روزگار، کاروبار، اور تعلیم میں نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق، 2023 میں خواتین کی لیبر فورس میں شمولیت 23.6% رہی۔ یہ تناسب 1980 میں صرف 8% تھا۔¹⁹

معاشی آزادی اور خاندانی نظام: (Economic Freedom and the Family System)

نسائی تحریکوں کے معاشی اثرات نے خاندانی توازن پر بھی اثر ڈالا۔ بعض ماہرین کے مطابق عورت کی معاشی خود مختاری نے گھریلو تنازعات، طلاق، اور اولاد کی تربیت پر منفی اثرات ڈالے۔ ڈاکٹر محمد اقبال فرماتے ہیں:

”عورت کی آزادی اگر اخلاقی دائرے سے باہر ہو جائے تو وہ تمدن کو بگاڑ دیتی ہے، بناتی نہیں“²⁰

6. اسلام میں عورت کا معاشی حق: (Woman's Economic Right in Islam)

اسلام میں عورت کو مکمل مالی خود مختاری حاصل ہے۔ وہ جائیداد کی مالک بن سکتی ہے، تجارت کر سکتی ہے، اور اپنی کمائی کی مکمل حقدار ہے۔ حضرت خدیجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی شریک حیات تھیں، جو ایک کامیاب تاجرہ تھیں۔²¹

7. ریاستی سطح پر خواتین کی معاشی پالیسی: (State-level Economic Policy for Women)

پاکستان میں خواتین کے معاشی حقوق کے تحفظ کے لیے ویمن ڈیولپمنٹ ڈویژن (1989) اور نیشنل کمیشن آن دی اسٹیٹس آف وومن (NCSW) کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ادارے خواتین کی معاشی شمولیت، تنخواہوں کی برابری، اور لیگل پروٹیکشن پر کام کر رہے ہیں۔²²

نسائی تحریک اور سرمایہ دارانہ مفاد: (Feminist Movement and Capitalist Interest)

¹⁸ Betty Friedan, The Feminine Mystique, 1963, P.298

¹⁹ Pakistan Bureau of Statistics, Labour Force Survey 2023, Islamabad

²⁰ اقبال، ضرب کلیم، نظم: عورت، اشعار 12-13

²¹ ابن سعد، طبقات الکبری، ج 8، ص 18

²² NCSW Annual Report 2022, Islamabad

بعض جدید مفکرین کا کہنا ہے کہ مغربی فیمینزم نے عورت کی آزادی کو مارکیٹ اکانومی کے مفاد میں استعمال کیا۔ Naomi Wolf لکھتی ہیں:

"The beauty myth turned liberation into consumption"²³

تجزیہ: (Analysis)

اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی معاشی آزادی قابل قبول ہے، لیکن فیمینزم کے نام پر ہونے والی مادی دوڑ خاندان، عفت، اور روحانیت کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اسلام کا نظام عورت کو عزت دیتا ہے، جبکہ مغربی فیمینزم اسے پیداواری مشین بنادیتا ہے۔ پاکستان میں خواتین کو ملازمت کا حق (Women's Right to Employment in Pakistan)

1. تمہید: (Preamble)

پاکستان میں خواتین کے ملازمت کے حق کا مسئلہ ہمیشہ سے سماجی، مذہبی اور قانونی مباحث کا مرکز رہا ہے۔ نسائی تحریکوں نے عورت کی معاشی خود مختاری کو اس کا بنیادی حق قرار دیا، جبکہ اسلام نے اسے اخلاقی حدود کے ساتھ جائز روزگار کی اجازت دی۔ یہ بات طے ہے کہ اسلام عورت کو کام کرنے سے نہیں روکتا، بلکہ اسے ایسے دائرے میں کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے جہاں حیا، وقار اور معاشرتی توازن برقرار رہے۔

2. قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کا حق محنت (Woman's Right to Work in Light of the Qur'an and Sunnah):

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

وَأَنْ لِّیْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى²⁴

اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ یہ آیت عورت اور مرد دونوں پر یکساں لاگو ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں خواتین کھیتی باڑی، دستکاری، اور تجارت میں شریک تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں:

"میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے شوہر زبیر کے گھوڑے کے لیے چارہ لاتی تھی"²⁵۔ یہ واضح دلیل ہے کہ عورت کا محنت کرنا اسلامی اصولوں کے مطابق جائز ہے۔

پاکستان میں قانونی حیثیت: (Legal Status in Pakistan)

1973 کے آئین پاکستان کے آرٹیکل 27 کے مطابق:

²³ Naomi WOLF, The Beauty Myth, Harper Collins, 1990, P.48

²⁴ النجم: 39

²⁵ صحیح البخاری کتاب النفقات، حدیث: 5361

"کسی بھی شہری کو محض جنس کی بنیاد پر ملازمت سے محروم نہیں کیا جاسکتا" ²⁶
یہ شق عورت کے روزگار کے مساوی مواقع کی ضمانت دیتی ہے۔ مزید برآں، لیبر لاز میں خواتین کے لیے خصوصی سہولتیں (مثلاً میٹرنٹی لیو، ورکنگ آؤز کی حد، اور ہراسمنٹ سے تحفظ) شامل ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیشہ ور خواتین (Professional Women in the Era of the Holy Prophet):

حضرت شفاء بنت عبد اللہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کی نگران (market inspector) مقرر فرمایا۔ وہ خواتین تاجروں کی ایمانداری کی نگرانی کرتی تھیں۔ یہ اس بات کی واضح مثال ہے کہ عورت معاشی و انتظامی امور میں فعال کردار ادا کر سکتی ہے۔ ²⁷

جدید پاکستان میں خواتین کی ملازمت کا رجحان (Trend of Women's Employment in Modern Pakistan):

پاکستان میں خواتین کی ملازمت کا دائرہ تعلیم، طب، بینکنگ، میڈیا، اور سول سروس تک پھیل چکا ہے۔ 2024 کے اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان میں تقریباً 15 لاکھ خواتین مختلف سرکاری و نجی شعبوں میں کام کر رہی ہیں ²⁸

مذہبی اور سماجی توازن: (Religious and Social Balance)

اسلام عورت کو کام کرنے کی اجازت دیتا ہے، مگر پردہ، حیا، اور اختلاط سے اجتناب لازم قرار دیتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عورت کے لیے سب سے بہتر چیز حیا ہے" ²⁹

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کا کام عفت کے دائرے میں ہونا چاہیے، نہ کہ معاشرتی بے راہ روی کو فروغ دینے والا۔

7. خواتین کے لیے ریاستی اقدامات: (State Initiatives for Women)

پاکستان میں خواتین کے لیے متعدد سرکاری منصوبے شروع کیے گئے، مثلاً:

- Benazir Income Support Programme (BISP)
- Ehsaas Women Entrepreneurship Scheme

²⁶ آئین پاکستان، 1973ء، آرٹیکل 27

²⁷ ابن عبد البر، الاستعیاب، ج4، ص1868

²⁸ پاکستان اکنامک سروے 2024ء، منسٹری آف فنانس

²⁹ مسند احمد، حدیث: 25072

- Women Business Incubation Centers یہ اقدامات عورتوں کی معاشی خود مختاری اور پیشہ ورانہ استحکام کے لیے کیے گئے۔

8. چیلنجز: (Challenges)

اگرچہ قانون عورت کو روزگار کی ضمانت دیتا ہے، لیکن عملی سطح پر عورت کو صنفی امتیاز، تنخواہوں میں فرق، اور ہر اسمنٹ جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ ڈاکٹر فوزیہ سعید کہتی ہیں:

"خواتین کے لیے کام کے مساوی مواقع کا حصول ابھی بھی سماجی رکاوٹوں سے مشروط ہے"³⁰

اسلام میں وراثت کا تصور اور پاکستانی خواتین کے وراثت کے حقوق (Concept of Inheritance in Islam and

Pakistani Women's Inheritance Rights)

تمہید: (Preamble)

اسلام نے عورت کو وراثت کا حق اس وقت دیا جب دنیا کی کوئی تہذیب اسے انسان تسلیم کرنے پر بھی تیار نہ تھی۔ قبل از اسلام دور جاہلیت میں عورت کو نہ صرف وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا بلکہ خود اسے وراثت کا مال سمجھا جاتا تھا۔ قرآن حکیم نے اس ظلم کا خاتمہ کرتے ہوئے عورت کو شرعی حصہ عطا کیا۔

2. قرآن میں عورت کے وراثتی حقوق: (Woman's Inheritance Rights in the Qur'an)

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا³¹

مردوں کے لیے اس میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس میں حصہ ہے، خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ، ایک مقررہ حصہ ہے۔ یہ آیت اعلان کرتی ہے کہ عورت وراثت کی مستقل وارث ہے، نہ کہ کسی مرد کی مرضی پر منحصر۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین: (Sayings of the Holy Prophet)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ہر وارث کا حصہ مقرر کر دیا ہے، لہذا کسی وارث کے لیے وصیت نہیں"³²

³⁰ فوزیہ سعید، ورکنگ وومن ان پاکستان، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، 2010ء، ص 121

³¹ النساء: 7

³² سنن ابی داؤد، حدیث: 2870

یہ حدیث بتاتی ہے کہ وراثت کا حق اللہ کی طرف سے مقرر شدہ فریضہ ہے جسے کسی رواج یا سماجی دباؤ سے ختم نہیں کیا جاسکتا۔

عورت کے مختلف حیثیتوں میں حقوق: (Woman's Rights in Different Capacities)

اسلام عورت کو وراثت میں مختلف حیثیتوں سے حصہ دیتا ہے:

- بیٹی کی حیثیت سے: نصف (اگر اکیلی ہو)
- بیوی کی حیثیت سے: چوتھائی (بچے نہ ہوں) یا آٹھواں حصہ (اگر بچے ہوں)
- ماں کی حیثیت سے: چھٹا حصہ
- بہن کی حیثیت سے: مختلف صورتوں میں مقررہ حصہ³³

5. پاکستان میں خواتین کے وراثتی مسائل: (Women's Inheritance Issues in Pakistan)

پاکستان میں وراثتی قوانین کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہے، تاہم عملی سطح پر خواتین کو وراثت کے حق سے محروم رکھا جانا ایک بڑا سماجی مسئلہ ہے۔ 2000 سے 2024 تک کے مختلف کیسز میں لاکھوں خواتین کو خاندانی دباؤ، جعلی دستاویزات، یا غیرت کے نام پر وراثت سے محروم کیا گیا۔

6. قانونی تحفظات: (Legal Protections)

2011 میں پاکستان میں The Prevention of Anti-Women Practices Act 2011 منظور کیا گیا، جس کے تحت عورت کو وراثت سے محروم رکھنے پر قید اور جرمانہ مقرر کیا گیا۔ یہ قانون قرآن و سنت کے مطابق عورت کے شرعی حق کے تحفظ کے لیے بنایا گیا۔³⁴

7. فقہی تعبیرات: (Figh Interpretations)

اسلامی فقہ میں وراثت کے قوانین عدالت شرعیہ میں طے شدہ ہیں۔ امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: "وراثت کا نظام شریعت کے سب سے زیادہ عدل والے نظاموں میں سے ہے، کیونکہ اس میں رشتہ، ضرورت اور قربت تینوں کو جمع کیا گیا ہے"³⁵

³³ صحیح البخاری، حدیث: 6732

³⁴ گزٹ آف پاکستان، ایکٹ نمبر VI آف 2011 ص

³⁵ ابن تیمیہ، مجموع الفتاویٰ، ج 31، ص 239

تجزیہ: (Analysis)

اسلام نے عورت کو وراثت میں جو حق دیا، وہ مساوات نہیں بلکہ عدل کے اصول پر مبنی ہے۔ مغربی دنیا میں مساوات کے نام پر عورت کو صرف کاغذی حق ملا، جبکہ اسلام نے اسے شرعی، قانونی، اور روحانی حق عطا کیا۔ پاکستان میں قانون موجود ہے، مگر سماجی عمل درآمد کمزور ہے۔ لہذا اصل ضرورت قانون سے زیادہ قرآنی شعور کی بیداری ہے۔

تجزیہ (Critical Analysis)

پاکستان میں نسائی تحریکوں کے اثرات کا مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ تحریکیں محض سماجی یا قانونی تحریکیں نہیں بلکہ فکری و تہذیبی سطح پر بھی ایک گہری کشمکش کا مظہر ہیں۔ مغرب سے درآمد شدہ خواتین کی آزادی کا تصور، بظاہر مساوات اور خود مختاری کی بات کرتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ عورت کو خاندانی نظام سے کاٹنے، روحانیت سے دور کرنے، اور جنسیت کو نمایاں کرنے کا ایک ہتھیار بن گیا ہے۔

اسلامی نقطہ نظر سے عورت کی آزادی اس کے کردار، حیا، اور دینی شعور سے مشروط ہے۔ قرآن نے عورت کو عزت، تعلیم، وراثت، کاروبار، اور رائے دینے کا حق دیا ہے، مگر مغربی ماڈل نے ان حقوق کو اخلاقی حدود سے آزاد کر کے انہیں بگاڑ کی صورت دے دی ہے۔ اسی تضاد نے پاکستانی معاشرے میں نسائی تحریکوں کے ذریعے کئی معاشرتی و خاندانی بحران پیدا کیے۔ طلاق کی شرح میں اضافہ، حجاب سے بے زاری، خاندانی نظام کی کمزوری، اور مادہ پرستی کا فروغ انہی مظاہر میں شامل ہیں۔

تاہم، یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان میں کئی اسلامی اور رفائی ادارے خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے انتہائی مؤثر کام کر رہے ہیں جیسے انور فاؤنڈیشن (ڈاکٹر گلہت ہاشمی)، منہاج القرآن ویمن لیگ، الحذمت ویمن ونگ، اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ویمن ونگ، جماعت اسلامی (ڈاکٹر خسانہ جبین) جنہوں نے عورت کے وقار کو ایمان، علم، اور خدمت خلق سے جوڑا ہے۔ یہ ادارے دراصل اس اسلامی توازن کی علامت ہیں جو عورت کو نہ قید میں رکھتا ہے، نہ بے لگام آزادی دیتا ہے، بلکہ اسے امت مسلمہ کا باوقار ستون بناتا ہے۔ مغربی ماڈل کا بنیادی المیہ یہ ہے کہ اس نے عورت کو مرد کے مقابلے میں کھڑا کر دیا، جبکہ اسلام نے عورت کو مرد کے ساتھ شراکت میں زندگی گزارنے کا درس دیا۔

لہذا، پاکستان میں حقیقی ترقی تب ممکن ہے جب اسلامی تعلیمات کے مطابق عورت کو باعزت، باختیار، مگر باحیا کردار دیا جائے۔ آخر میں کہا جاسکتا ہے کہ نسائی تحریکوں نے بلاشبہ شعور پیدا کیا، لیکن ان تحریکوں کا رخ مغربی اقدار کی طرف مڑ گیا، جبکہ اسلام نے عورت کو وہ مرتبہ دیا جو نہ مغرب دے سکا نہ کوئی اور نظام دے پائے گا۔ اسلامی طرز تعلیم، اسلامی قوانین کی عملداری، اور خاندانی نظام کی بحالی یہی وہ تین ستون ہیں جن پر پاکستانی عورت کی عزت، ترقی، اور نجات کا دار و مدار ہے۔